حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

"سب سے پہلا فتوائے تکفیر"

کتاب کا پورا عنوان ہے........ "مرزا غلام احمد قادیانی کے ارتداد پر سب سے پہلا فتوائے تکفیر، علمائے لدھیانہ نے دیا۔" کتاب کے مرتب ابن انیس حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور ناشر رئیس الاحرار اکادمی، محلہ خالصہ کالج، فیصل آباد (پاکستان) ہیں۔ پانچ سو صفحات کی اس ضخیم کتاب کی قیمت صرف دوسو روپے ہے۔ حسن طباعت اور حسن ترتیب اس پہ مستزاد ہے۔

بات یہ ہے کہ کافر تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک...... کافر حربی، جن سے لڑائی مسلمانوں پر واجب ہوتی ہے۔ دوسرے........ کافر ذمی، جو جزیہ ادا کرتے ہیں اور ان سے لڑائی واجب نہیں ہوتی۔ تیسرے........ کافر کتابی، جو اہل کتاب کہلاتے ہیں یعنی عیسائی اور یہودی۔ کافر خواہ کسی قسم کا ہو، اسے مسلمان نہیں کہا جاسکتا، اور نہ وہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ بالکل اس طرح، جیسے رات کو دن اور سیاہ کو سفید نہیں کہا جاسکتا۔ بسا اوقات، تاریکی اجالے کا نام اختیار کرنے اور اسی سے اعتبار پانے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر کہاں؟ جلد یا بدیر ہوتا یہی ہے کہ

ع......... ہم جسے دن سمجھ رہے تھے وہ ایک تاریک رات نکلی

مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸۳۵ء......۱۹۰۸ء) کا معاملہ یہی ہے۔ موصوف ابتدا میں مناظر اسلام اور متکلم اسلام کہلائے اور پھر ملہم من اللہ، مامور من اللہ، مجدد دین، مسیح موعود، مہدی آخر الزماں، مُحدّثِ امت، ظلی و غیر تشریعی نبی اور مثیل کرشن ہونے کے دعوے کرتے چلے گئے۔

ع........ پہلے جاں، پھر جان جاں، پھر جان جاناں ہوگئے

مگر....... کس کے؟ یقیناً فرنگی کے!

ع......... کہ میرزا کی رگ جاں، پنجۂ فرنگ میں ہے

قادیانیت، سامراجی دور کی یادگار ہے۔ فرنگی سامراج کی روحانی و معنوی اولاد اور برٹش امپیریل ازم کی باقیات سیئات کو بقول مرزا "انگریز کا خود کاشتہ پودا" کہلانا چاہیے۔ ضرور کہلانا چاہیے۔ یہ ان کا حق ہے۔ لیکن انہیں مسلمان نہیں کہلانا چاہیے۔ یہ صرف مسلمانوں کا حق ہے۔ اپنے اس حق کے حصول و حفاظت اور بازیابی و بحالی کے لئے مسلمانوں نے ایک طویل جنگ لڑی ہے۔ فرنگی استعمار سے، اس کے استبداد سے اور اس کی گود میں پلنے والے، پناہ لینے والے، فتنۂ ارتداد سے! اس جنگ میں مسلمانوں کا ہر اول وہی لوگ تھے،

جنھوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی لڑی تھی۔ یہ علمائے لدھیانہ تھے۔ امام حریت شاہ ولی اللہ دھلوی کے فیض یافتہ، عظیم مجاہد آزادی مولانا عبدالقادر لدھیانوی (م ۱۸۶۰ء) کے فرزندان گرامی...... مولانا محمد لدھیانوی، مولانا عبدالعزیز لدھیانوی اور مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی ......رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

جس وقت احتیاط پسندی مرزا کے "الہامات" میں تاویل کی گنجائشیں دیکھتی تھی اور عافیت کوشی "تعرض" کی بجائے "تعذر" کی راہیں ڈھونڈتی تھی......اس وقت مرزا کے ارتداد پر سب سے پہلا فتوائے تکفیر، ۱۸۸۴ء میں انہی علمائے لدھیانہ نے دیا تھا۔ دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث بزرگوں کے انفرادی اور اجتماعی فتاویٰ اور حجاز و حرمین کے علما و شیوخ کے فتاویٰ .... یہ سب بعد میں آئے۔ علمائے لدھیانہ کی فراست اور حمیت اس قابل ہے کہ اس کا تذکرہ کیا جائے، اس کو سلام کیا جائے۔ پیش نظر کتاب اسی مقصد کے لئے لکھی گئی ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ محاسبۂ قادیانیت کی ایک سو سالہ تاریخ، اس کتاب میں بہت مُرتّب، بہت مربوط اور بہت جامع انداز میں محفوظ کی گئی ہے۔ مؤلف نے ہر اہم اور معروف عنوان سے اعتنا کیا ہے۔ تفصیلات اکثر و بیشتر ایسی ہیں جو غیر معروف تو ہیں، غیر اہم ہرگز نہیں ہیں۔ علمی، عوامی، عدالتی، قانونی اور سیاسی سطح پر، تحفظ ختم نبوت کی مقدس جدوجہد کی یہ داستان کتنے ہی مرحلوں اور کتنے ہی محاذوں کا عہد بہ عہد منظر نامہ ہے۔ دل پزیر و دل گداز، روح پرور و وجد آفریں!

چونکہ یہ ایک حوالے کی کتاب (ریفرنس بک) ہے۔ اس لئے......بہتر ہو گا کہ آئندہ ایڈیشن میں بعض امور کی طرف توجہ دی جائے۔ مثلاً ولیم ہنٹر کی سربراہی میں بننے والے برطانوی تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ (جس میں حکومت برطانیہ سے "ہندوستانی نبی" تیار کرنے کی سفارش کی گئی تھی)، برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم گلیڈسٹون کا قرآن پاک کو زمین پر دے مارنا، برطانوی وزیر ہند لارڈ میکالے کی طرف سے غلام ہندوستان کے لئے نئے نظام تعلیم کی تجویز، سرسید کے سیاسی، مذہبی اور تعلیمی افکار....ان سب موضوعات پر کتاب کے مندرجات کو ثانوی کی بجائے بنیادی ماخذ سے مستند بنایا جائے۔ بعض ماخذ کا اصل انگریزی متن نقل کیا جائے اور بعض کی عکسی نقل بھی دی جائے۔ کتابت کی اغلاط (جو کہ زیادہ نہیں ہیں) ختم کی جائیں۔ کتاب کے آخر میں "اشاریہ" شامل کیا جائے۔

کتاب کے مؤلف ابن انیس حبیب الرحمن لدھیانوی، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ یہ کتاب ان کی مؤلفانہ زندگی کا نقش اول ہے اور بہت خوب ہے۔ (تبصرہ: ذ۔ بخاری)

کتاب: سرگزشتِ مسکین

مؤلف: غلام محمد نیازی

صفحات: ۲۸۵، قیمت: ۱۵۰ روپے

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان۔

حضرت ابوذر بخاری رحمہ اللہ کا شعر ہے.........

دورِ ماضی کا جہاں تاب، وہ عہدِ زریں
دُرجِ تاریخ کا یکتا وگراں موتی ہے